



## سوال

(43) جہالت کی وجہ سے کون معذور سمجھا جائے گا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہ کون لوگ ہیں جنہیں جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا یعنی کیا امور فقہیہ میں جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا یا عقیدہ اور توحید کے بارے میں بھی جہالت کی وجہ سے کون معذور سمجھا جائے گا؟ اس حوالہ سے حضرات علماء کرام پر کیا فرض عائد ہوتا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جہالت کا دعویٰ اور اس کی وجہ سے عذریک تفصیل طلب مسئلہ ہے۔ جہالت کی وجہ سے ہر شخص کو معذور قرار نہیں دیا جاسکتا کہ وہ امور جنہیں اسلام نے پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے بیان فرمایا، کتاب اللہ نے ان کی وضاحت فرمائی اور مسلمانوں میں یہ امور پھیل گئے تو ان کے بارے میں یہ دعویٰ بالکل قابل قبول نہیں ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ آپ (ﷺ) لوگوں کے سامنے دین کی وضاحت اور تشریح فرمادیں، چنانچہ آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ دین کی تبلیغ فرمائی اور دین کی حقیقت کو امت کے سامنے نہایت کھول کھول کر بیان فرمادیا اور دین سے متعلق ہر چیز کو نہایت شرح و بسط سے بیان فرمادیا اور امت کو ایسی روشن اور منور شریعت دی جس نے راتیں بھی دنوں کی طرح جگمگاتی ہیں اور کتاب اللہ سرپا ہدایت و نور ہے، لہذا اگر کچھ لوگ ان امور کے بارے میں جہالت کا دعویٰ کریں جو بالضرور دین سے معلوم ہیں اور مسلمانوں میں وہ پھیل چکے ہیں مثلاً کوئی شرک اور غیر اللہ کی عبادت کے بارے میں جہالت کا دعویٰ کرے یا یہ دعویٰ کرے کہ نماز واجب نہیں ہے یا رمضان کے روزے واجب نہیں ہیں یا زکوٰۃ واجب نہیں ہے یا استطاعت کے ہوتے ہوئے بھی حج واجب نہیں ہے تو اس طرح کا کوئی دعویٰ بھی قابل قبول نہ ہوگا کیونکہ یہ تمام امور مسلمانوں کو معلوم ہیں اور دین اسلام سے یہ ضروری طور پر معلوم ہیں اور مسلمانوں میں یہ امور عام ہو چکے ہیں لہذا ان میں سے کسی کے بارے میں جہالت کا دعویٰ قابل قبول نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ ان امور سے جاہل ہے جسے مشرکین قبروں اور بتوں کے پاس کرتے ہیں یعنی مردوں کو پکارتے، ان سے استغاثہ کرتے، ان کے نام پر فزح کرتے اور ان کی نذر مانتے ہیں یا مردوں، بتوں، جنوں، فرشتوں یا نبیوں سے شفا یا دشمنوں کے خلاف مدد مانگتے ہیں تو ان میں سے ہر امر کے بارے میں ضروری طور پر دین سے یہ بات معلوم ہے کہ یہ شرک اکبر ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں واضح طور پر بیان فرمایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے بھی اسے صاف صاف بیان فرمادیا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال تک لوگوں کو اس شرک سے درایا، اسی طرح دس سال تک آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اس شرک کی مذمت کی اور اس سے بچنے کی تلقین فرمائی اور واضح فرمایا کہ یہ واجب ہے کہ اخلاص کے ساتھ عبادت صرف اور صرف اللہ وحدہ لا شریک کی کی جائے، اس سلسلہ میں آپ قرآن مجید کی درج ذیل آیات کی تلاوت بھی فرماتے:



”اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔“

اور فرمایا:

إِنَّا كُنَّا نَعْبُدُ وَإِنَّا كُنَّا نَسْتَعِينُ ۝ ... سورة الفاتحة

”(اے پروردگار!) ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔“

نیز فرمایا:

وَأْمُرُوا آلَاءَ بَنِيكُمْ وَاللَّهِ الْمُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ ۝ ... سورة البقرة

”اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں (اور یہ سب ہو کر) دین کو (شُرک سے) خالص کر کے اللہ کی عبادت کرو۔“

مزید فرمایا:

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ ... سورة الزمر

”(اے نبی!) خالص اللہ ہی کی بندگی کیا کرو۔“

ایک اور ارشاد:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلرَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ... سورة الانعام

”(اے نبی!) کہہ دو کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں۔“

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) سے مخاطب ہو کر فرمایا:

إِنَّا عَظَمْنَا الْكُوفْرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ ... سورة الكوثر

”(اے محمد! ﷺ) ہم نے آپ کو کُوفْر عطا فرمائی ہے تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلْيَنْدِعْ عَوَاجِزَ الْإِنْسَانِ ۝ ... سورة الحج

”پس اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔“

اور فرمایا:

وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُغْنِي عَنْهُ كُفْرُهُ... سورة المؤمنون 117

”اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی بھی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا، کچھ شک نہیں کہ کافر سنگاری (پھٹکارا) نہیں پائیں گے۔“

اسی طرح دین کا مذاق اڑانا، دین میں طعنہ زنی کرنا، دین کے ساتھ استہزاء کرنا اور دین کو گالی دینا، یہ سب کفر اکبر ہے۔ اس کے ارتکاب کرنے والے کو بھی معذور تصور نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ بات بھی ضروری طور پر دین سے معلوم ہے کہ دین کو گالی دینا یا رسول اللہ کو گالی دینا یا استہزاء و مذاق اڑانا بھی کفر اکبر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ أَلِلَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ 160 لَا تَخْتَرُوا قَوْلَ كُفْرَتِكُمْ يُبَدِّلُهَا اللَّهُ... سورة التوبة 161

”کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناو تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔“

لہذا اہل علم پر واجب ہے، خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی بستے ہوں، کہ یہ باتیں لوگوں کو بتائیں اور ان کے سامنے انہیں ظاہر کریں تاکہ عوام کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے اور یہ امر عظیم لوگوں میں عام ہو جائے اور وہ مردوں کے ساتھ تعلق اور استغاثہ کو چھوڑ دیں، خواہ اس کا تعلق دنیا میں کسی جگہ سے بھی ہو، مصر سے ہو یا شام سے، عراق سے ہو یا مدینہ میں نبی کریم ﷺ کے روضہ کے پاس سے یا مکہ مکرمہ سے ہو یا کسی بھی اور جگہ سے تاکہ حاجیوں کو بھی یہ بات معلوم ہو جائے اور عام لوگوں میں بھی معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کا دین کیا ہے اور اس کی شریعت کیا ہے؟

علماء کے سکوت کی وجہ سے عوام کے تباہی و بربادی اور جہالت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے اہل علم پر یہ واجب ہے، خواہ وہ دین میں کسی بھی جگہ کے بستے والے ہوں، کہ وہ لوگوں کے پاس اللہ کے دین کو پہنچائیں، انہیں اللہ تعالیٰ کی توحید کا علم سکھائیں اور بتائیں کہ شرک کی کون کون سی قسمیں ہیں تاکہ وہ علی وجہ البصیرت شرک کو ترک کر دیں اور اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کریں۔ اسی طرح بدوی یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبروں کے پاس جو کچھ ہوتا ہے یا مدینہ منورہ میں نبی ﷺ کی قبر شریف کے پاس جو ہوتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء لوگوں کو سمجھائیں اور بتائیں کہ عبادت صرف اور صرف اللہ وحدہ کا حق ہے، اس حق میں اس کے ساتھ کوئی سہم و شریک نہیں ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

وَأَمْرٌ وَاللَّيْلِ بِمَا وَجَّهَ اللَّهُ مَخْلُصِينَ لَهُ الدِّينَ خُتَاءً... 0 ... سورة العنكبوت

”اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں“

اور فرمایا:

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ... 2 ... سورة الزمر

”اللہ کی عبادت کرو (یعنی) اس کی عبادت کو (شرک) سے خالص کر کے، دیکھو خالص عبادت اللہ ہی کے لئے (زیبا) ہے۔“

مزید فرمایا:





مجلس البحث والدراسات  
محدث فتوى  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## مقالات وفتاویٰ

ص 188

محدث فتویٰ